سوال

(207) کیا ابوالغاویہ رضی اللہ عنہ دوزخی تھے؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک روایت میں آیا ہے کہ ''قاتل عمار وسالبه فی النار'' عمار (رضی اللہ عنہ) کو قتل کرنے والا اوران کا سامان چھیننے والا آگ میں ہے۔

شیخ البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔ دیکھئے السلسلة الصحيحة (۵ ۱۸۔۲۰ ح۲۰۰۸)

یہ بھی ثابت ہے کہ سیدنا عمار رضی اللہ عنہ کو جنگِ صفین میں ابوالغاویہ رضی اللہ عنہ نے شہید کیا تھا۔ دیکھئے مسند احمد (۴ ۷۶ ح۶۶۹۸ وسندہ حسن)

کیا یہ صحیح ہے کہ ابوالغاویہ رضی اللہ عنہ دوزخی ہیں؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

جس روایت میں آیا ہے کہ سیدنا عمار رضی اللہ عنہ کو قتل کرنے والا اوران کا سامان چھیننے والا آگ میں ہے، اس کی تخریج و تحقیق درج ذیل ہے:

(۱) لیث بن ابی سلیم عن مجاهد عن عبدالله بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ۔۔۔ الخ (ثلاثة مجالس من الامالی لابی محمد المخلدی ۷۵ ۱۔۲، السلسلة الصحيحة ۵ ۱۸، الآحاد والمثانی لابن ابی عاصم ۲ ۱۰۲ ح۸۰۳)

یہ سند ضعیف ہے۔ لیث بن ابی سلیم جمہور کے نزدیک ضعیف راوی ہے، بوصیری نے کہا: ''ضعفه الجمهور'' جمہور نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔ (زوائد ابن ماجہ: ۲۰۸، ۲۳۰)

ابن الملقن نے کہا: ''وهو ضعيف عند الجمهور'' وہ جمہور کے نزدیک ضعیف ہے۔؛ (خلاصة البدر المنير: ۷۸، البدر المنير ۲ ۱۰۴)

امام نسائیؒ نے فرمایا: ''ضعیف کوفی'' (کتاب الضعفاء: ۵۱۱)

(۲) المعتمر بن سلیمان التیمی عن ابیه عن مجاهد عن عبدالله بن عمرو رضی اللہ عنہ۔۔۔ الخ (المستدرک للحاکم ۳ ۳۸۷ ح۵۶۶۱ وقال الذهبی فی التلخیص: علی شرط البخاری و مسلم)

یہ سند سلیمان بن طرخان التیمی کے ''عن'' کی وجہ سے ضعیف ہے۔ سلیمان التیمی مدلس تھے، دیکھئے جامع التحصیل (ص۱۰۶) کتاب المدلسین لابی زرعة ابن العراقی (۲۴) اسماء من

عرف بالتدلیس للسیوطی (۲۰) التبیین لاسماء المدلسین للحلبی (ص ۲۹) قصیدۃ المقدسی وطبقات المدلسین للعسقلانی (۵۲ ۲) امام یحییٰ بن معین نے فرمایا: ''کان سلیمان التیمی یدلس'' سلیمان التیمی تدلیس کرتے تھے۔ (تاریخ ابن معین، راویۃ الدوری: ۳۶۰۰)

امام ابن معین کی اس تصریح کے بعد سلیمان التیمی کو طبقۂ ثانیہ یا اولیٰ میں ذکر کرنا غلط ہے بلکہ حق یہ ہے کہ وہ طبقۂ ثالثہ کے مدلس ہیں لہٰذا اس روایت کو ''صحیح علی شرط الشیخین'' نہیں کہا جاسکتا۔

(۳) ''ابو حفص وکلثوم عن ابی غادیۃ قال۔۔ فقیل قتلت عمار بن یاسر واخبر عمرو بن العاص فقال: سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول: ان قاتلہ وسالبہ فی النار'' الخ (طبقات ابن سعد ۳ ۲۶۰۔ ۲۶۱ واللفظ لہ، مسند احمد ۴ ۱۹۸، الصحیحۃ ۵ ۱۹)

اس روایت کے بارے میں شیخ البانی نے کہا: ''وھذا اسناد صحیح، رجالہ ثقات رجال مسلم۔۔۔''

عرض ہے کہ ابو الغاویہ رضی اللہ عنہ تک اس سند کے صحیح ہونے کا یہ مطلب نہیں ہے کہ ''قاتلہ وسالبہ فی النار'' والی روایت بھی صحیح ہے۔

ابو الغاویہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''فقیل۔۔۔'' الخ پس کہا گیا تو نے عمار بن یاسر کو قتل کیا ہے اور عمرو بن العاص کو یہ خبر پہنچی ہے تو انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: بے شک اس (عمار) کا قاتل اور سامان لوٹنے والا آگ میں ہے۔

اس سے معلوم ہوا کہ اس روایت کا راوی ''فقیل'' کا فاعل ہے جو نامعلوم (مجہول) ہے۔ راوی اگر مجہول ہو تو روایت ضعیف ہوتی ہے لہٰذا یہ ''فی النار'' والی روایت بلحاظِ سند ضعیف ہے۔ ''اسنادہ صحیح'' نہیں ہے۔ دوسرے یہ کہ ابو الغاویہ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت دو راوی بیان کررہے ہیں: (۱) ابو حفص: مجہول (۲) کلثوم بن جبر: ثقہ

امام حماد بن سلمہ رحمہ اللہ نے یہ وضاحت نہیں فرمائی کہ انھوں نے کس راوی کے الفاظ بیان کیے ہیں؟ ابو حفص (مجہول) کے یا کلثوم بن جبر (ثقہ) کے اور اس بات کی بھی کوئی صراحت نہیں ہے کہ کیا دونوں راویوں کے الفاظ من وعن ایک ہیں یا ان میں اختلاف ہے۔

خلاصۃ التحقیق: یہ روایت اپنی تینوں سندوں کے ساتھ ضعیف ہے لہٰذا اسے صحیح کہنا غلط ہے۔

تنبیہ: ابو الغاویہ رضی اللہ عنہ کا سیدنا عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کو جنگِ صفین میں شہید کرنا ان کی اجتہادی خطا ہے جس کی طرف حافظ ابن حجر العسقلانی نے اشارہ کیا ہے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ علمیہ (توضیح الاحکام)

ج2ص477

محدث فتویٰ